

22/جنوری 2014ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی رساتواں اجلاس

مباحثات 2014ء

(اجلاس منعقدہ 22 جنوری 2014ء بمقابل 20 اریخ الاول 434 1 ججري بروز ہفتہ بدھ)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	وقفہ سوالات۔	2
5	رخصت کی درخواستیں۔	3
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	4
7	مشترکہ قرارداد نمبر 19 مجاہب آغازیں لیاقت علی (رکن صوبائی اسمبلی)۔	5

شمارہ 5

☆☆☆

جلد 7

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22/جنوری 2014ء بہ طابق/20 ربیع الاول 1435ھجری یروز بده بوقت صبح 11 جگر 55 منٹ پر زیر صدارت میر جان محمد خان جمالی، جناب اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُتْرُكُنَفْسُكُمْ مَا قَدَّمْتُ لِغَدِيٍّ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمُ أَنفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ ﴿٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ﴿١٠﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاثِرُونَ ﴿١١﴾

(پار ۵ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر آیات نمبر ۱۰ تا ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھ لے ہر ایک جی کہ کیا بھیجا ہے کل کے واسطے، اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور مت ہو اُن جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو پھر اللہ نے بھلا دیے اُنکو اُنکے جی، وہ لوگ وہی ہیں نافرمان۔ برابر نہیں دوزخ والے اور بہشت والے، بہشت والے جو ہیں وہی ہیں مراد پانے والے۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب اسپیکر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - زیارت وال صاحب! وہ میرا خیال ہے دعا کر لیں۔ پچھلی شام کو جو

ساختہ ہوا ہے مستونگ والا بھی اور صحیح وہ لیویز کے بھی شہید ہو گئے ہیں الہکار۔

جناب عبدالرحیم زیارتول (وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن و اطلاعات): کل کا جو ساختہ ہے اور آج پھر ہمارے لیویز کے 8 لوگ مارے گئے ہیں تو اس کیلئے request یہ ہے کہ مغفرت کیلئے ایک دعا کی جائے، سب کی مغفرت کیلئے مستونگ میں ہوتا ہے کل کا واقعہ بھی مستونگ میں ہوتا ہے اور آج جو لیویز کے 8 سپاہی مارے گئے ہیں، وہ بھی مستونگ ہی میں ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ بھی اپنی، جو کہتے ہیں ناں ادا بھگی کام کی ہوتی ہے ذمہ داری، اُسی میں شہید ہو گئے ہیں وہ۔ جی مولانا صاحب دعا پڑھیں۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔ میر حمل کلمتی صاحب سوال نمبر 21۔ نہ سوال کشیدہ ہے، نہ وزیر صاحب ہے۔ deffer کیئے جاتا ہے۔ حاجی گل محمد مژہب صاحب وہ بھی نہیں ہیں، اسلام آباد سے نہیں لوٹے، کیا جاتا ہے۔ پھر میر حمل کلمتی کا سوال نمبر 22 ہے، محکمہ ڈیپلمنٹ۔ وہ سوال کرنے والے نہیں ہیں۔ deffer کیا جاتا ہے۔ پھر اُنکا سوال نمبر 23 ہے، منصوبہ بندی و ترقیات۔ وزیر صاحب موجود ہیں لیکن سوال کرنے والے نہیں ہیں۔ وہ بھی deffer کر لیتے ہیں۔ مفتی گلاب صاحب کا سوال ہے 68۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ deffer کر لیتے ہیں۔ زمرک خان کا سوال ہے 78۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر راست و کاؤپریویز): جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر راست و کاؤپریویز): جناب اسپیکر صاحب! ارکین جو سوالات کرتے ہیں مختلف محکموں میں آپکو پتہ ہے کہ ایک ایک اُنکے سوال کا کتنے دن ہمیں لگتے ہیں اُنکے جوابات بنانے میں۔ جب جوابات آتے ہیں ہم table کرتے ہیں، تو اُس دن وہ ہمیشہ نہیں آتے ہیں۔ یہ آج کافیں ہے شروع میں یہ practise چلا آ رہا ہے۔ تو اتنا time ضائع ہوتا ہے ہمارے آفیسروں کا ابھی 2008ء سے لیکر 2013ء تک کہ جی یہ کتنے appointed ہوئے ہیں اُنکے نام کیا ہیں اُنکے ڈسٹرکٹ کیا ہیں؟ ابھی کتنی ان پر خواریاں ہوتی ہے آپکو پتہ ہے مختلف ڈسٹرکٹوں سے نام ملگوانا، اُنکو چھاپنا اور آپکے پاس لے آنا اور وہ نہیں آتے ہیں اور جب وہ نہیں آتے ہیں تو پھر اُنکے آئندہ اس طرح کے سوالات تو نہیں کریں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپکی بہت صحیح بات ہے۔ اور اُس دن روزِ اول جب سوالات آئے تھے

اختر جان مینگل کے، تو Leader of the House نے خود کہا کہ جی deffer کر دیں وہ موجود نہیں ہیں۔ تو اسی policy کو سامنے رکھ رہے ہیں لیکن میری زیارت وال صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایک Leader of the Opposition meeting convene کرائیں، جس میں بھی ہوں اور بھی ہوں۔ اور آپ یہ طے کریں کہ جو ممبر غیر حاضر ہے اُسکا Party Leaders on his behalf آپ اجازت دینے گے یا نہیں ایک۔ روایت تو ہے on his behalf کا۔ اور دوسرا اتنی محنت ہے، پانچ پانچ سال کے، جیسے کہ سردار صاحب نے کہا ہے۔ انہوں نے سوال کیے ہیں postings/appointments کے نام یہ سوالات پچھلے گرمیوں کے ہیں تو یہ محنت کرتا ہے ممکنہ، وہ بھیجتا ہے وہ دونوں چیزوں کو آپ ملاحظہ رکھیں، محنت کی کاوشوں کو بھی اور ذمہ داری ایک پی اے صاحب کی جو ذمہ داری ہوتی ہے سوال کنندہ سوال کا۔ سوال کرنا ایک پی اے کا حق ہے اور وزیر صاحب کو جواب دینا ہوتا ہے روایت کے مطابق یہ سب چیزیں سامنے رکھ کے آپ طے کریں، اس House کی Especial Committee ایک form کرتے ہیں۔ اس میں Law Leader of the Opposition، Leader of the House اور Minister and Parliamentary Affairs کے بیٹھ جائیں آپ طے کر کے اور اسی اجلاس کے دوران، اجلاس کے prorouge ہونے سے پہلے آپ نے یہ policy واضح کر دیں۔ یہ آپ سے گزارش ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: جناب اسپیکر صاحب!
جناب اسپیکر: جی جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: گزارش یہ ہے کہ جیسے سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ on behalf تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب جواب تیار ہو گیا تو متعلقہ جو سوال کر رہا ہے وہ جب deffer ہو جاتا ہے تو جواب تو اسکا تیار ہے ابھی اسی میں پھر کوئی مزید ممکنہ کو محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو پھر آپ کی property بن جاتا ہے اور آپ اسکو next session میں لے جاتے ہیں میرے خیال میں اسی کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: وہی سردار صاحب! میں نے یہی کہا کہ اُس دن وزیر اعلیٰ صاحب نے خود کہا تھا کہ deffer کر دیں پہلے دن اُسی لئے اُسکے مطابق۔ لیکن میری خواہش یہ ہو گی کہ اتنی محنت کے بعد جب ممکنہ جوابات بھیجتے ہیں۔ تو اسکو، اگر ممبر نہیں آتا ہے تو property of the House بنادیتے ہیں۔ پھر اُسی، جو قوانین کہتے ہیں اُسکے مطابق۔ جی سردار اسلام صاحب۔

وزیریزراعت و کوآپریٹوуз: جو سوال کنندہ ہوتا ہے اسکے جوابات تو ہم لکھ کے بھجتے ہیں۔ لیکن وہ بعد میں جو ضمنی سوالات کرتا ہے کسی ملکے کے حوالے سے۔ اسکا ہونا بھی ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آئندہ پھر یہ سوال جس طرح سردار صاحب نے فرمایا کہ سوال کا جواب تو اسمبلی میں پھر آگیا تو یہ جوابات اسکو دے دیں، پھر اُسکو حق نہیں ہے کہ وہ آکے اسمبلی میں پھر ہم سے ضمنی سوالات کریں۔ یہ کریں۔ جب وہ آتا ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل آپ کی بات درست ہے۔

وزیریزراعت و کوآپریٹوуз: ابھی کا بات ہے، میں اس اپوزیشن کی بات نہیں کرتا ہوں۔ میں all over اسمبلی میں، تین دفعہ میں اسمبلی کا ممبر چلا آ رہا ہوں۔ ہم یہی practise کر رہے ہیں، جب بھی سوال کرتے ہیں، سوال کا جواب جب آتا ہے مگر سب اُس دن غائب ہیں۔ آپ لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، آپ ہم سے پوچھ رہے ہیں ہماری جواب بھی سنیں آپ۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔ زیارت وال صاحب! جو میں نے آپ سے گزارش کی ہے اسکا تعین کریں Parliamentary Leaders کا policy سب کو bھائیں اور فیصلہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات: شکریہ جناب اسپیکر exactly بات یہ ہے کہ جہاں تک اصول اور ترتیب کا سوال ہے وہ گورنمنٹ کی جانب سے جو سوال یہے جاتے ہیں گورنمنٹ کی جانب سے اگر متعلقہ وزیر نہیں ہیں اور اُس نے باقاعدہ اسمبلی کو اجازت نامہ بھجوایا ہو تو اُسکی behalf پر کوئی بھی منسٹر جس کو وہ depute کرے، وہ اسکا جواب دے سکتا ہے اب تو یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے سارے دوست اور ساتھی سب کو پتہ ہے کہ وہ اسلام آباد پلے گئے اور وہ ارباب ظاہر والے معاملے میں تواب تک وہاں سے واپس نہیں آئے ہیں تو اس بنیاد پر یہ relaxation میں اس پر کچھ نہیں کہتا ہوں آپ دے رہے ہیں بس ٹھیک ہے لیکن بات یہ ہے کہ سوال کرنے والا اور جس سے سوال کیا جاتا ہے دونوں کی حاضری must ہے۔ تو اُس دن کیلئے دونوں کی حاضری must ہے۔ پھر جب یہ ہمارے دوست وہاں سے واپس ہو جائیں گے۔ تو انشاء اللہ و تعالیٰ جس طریقے سے آپ فرمائے ہیں، اُسی طریقے سے اس کیلئے policy بنادیں گے۔ اور اسکے مطابق ایوان کو چلا آئیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: اُس میں ایک اور بھی گزارش کرو گا زیارت وال صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات: جی جی۔

جناب اپیکر: اور یہ بھی تعین کر لیں کہ ہر سوال پر ایک supplementary آنکھی ہے، دو یا maximum تین۔ پھر تین سے زیادہ supplementaries بھی نہیں ہوں۔ یہ بھی آپ تعین کر کے، اس policy میں بتائیں کہ کیسے آپ پھر اسکو کریں گے۔ Leader of the Opposition، Parliamentary Leaders سب کو اکھٹے کریں۔ جو آپ جس چیز کا تعین کریں گے پھر وہ convention بن جائیگا اور Parliament اُسی کو، صوبائی follow کریں گے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچھری (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، جی ڈی اے، کیوڈی اے، بی سی ڈی اے): جناب اپیکر! میں سردار صاحب کو second کروں گا۔ جب اتنا محنت کیا ہے، پھر اپوزیشن کے بھی لوگ بیٹھے ہیں، نظر صاحبان بھی حاضر ہیں متعلقہ تو انکو on behalf کر دیں یعنی اسکی جگہ پر بیشک سوال کرتے ہیں، اپوزیشن بھی تو وہی کرتے ہیں written جواب تو آہی جاتا ہے۔

جناب اپیکر: جی آگئے ہیں۔

(وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، جی ڈی اے، کیوڈی اے، بی سی ڈی اے): تو کچھ آسان کر دیں ہمارے لئے بھی اور ان کیلئے بھی۔

جناب اپیکر: وہ policy جو بنائیں ہمارے Leader of the House، Leader of the House کریں گے وہی ہوگا۔ اور House کی حد بھی کریں گے House کریں گے۔ جیسے وہ چاہیں گے تو یہ supplementary follow دو پوچھ جاسکتے ہیں یا تین ایک سوال پر وہ بھی سارے ضمنی سوالوں کے وہ طے کر لیں گے تو یہ جتنے سوالات ہیں انکو ہم کر دیتے ہیں Leader of the time being جب تک کہ House آ جائیں۔ اور defer کر کے۔ اور پھر دوبارہ بھی یہ اس کارروائی میں ڈال دیں گے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد عظیم داوی (سیکرٹری اسمبلی): جناب طاہر محمود صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بناء آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد خان شاہوی صاحب کوئٹہ سے باہر جانے کی بنائی اسمبلی کے اجلاس مورخہ 21,22,25 جنوری 2014ء کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہونے کی بناء رخصت کی درخواست کی

ہے۔

جناب اسپیکر: دیسے بڑے ایوانوں میں اصول یہ ہوتا ہے جو کا بینہ کا حصہ ہیں، وہ مطلع کرتے ہیں کہ جی ہمارا tour as سرکاری باہر جانا ہے۔ اطلاع دیتے ہیں۔ رخصت، ہاؤس، اپنے C.M. کو بھی اطلاع دیتے ہیں، اصول یہ ہوتا ہے، سی ایم کو اطلاع دیتے ہیں اور Law and Parliamentary Affairs کے Minister کو بھی اطلاع دیتے ہیں۔ اور وہ پھر ہمارا حصہ بنتے ہیں۔ لیکن روایت ہماری رخصت کی ہے۔ تو کیا انکی رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کوئٹہ سے باہر جانے کی بناء آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید محمد رضا صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بناء آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نجی مصروفیات کی وجہ سے جناب گل محمد مژر صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ complete ہو گیا۔ ابھی جی on behalf of وزیر تعلیم۔ Law and Parliamentary Affairs، مقامی زبانوں کا پرانگری سطح کی تعلیم میں اضافی یہ بل پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن وال اطلاعات: شکریہ جناب اسپیکر۔ بلوچستان کی مادری زبانوں کا پرانگری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر راجح کرنے کا مسودہ قانون مصودہ قانون نمبر 3 (مصطفیٰ قانون نمبر 3 مصودہ 2014ء) کا پیش کیا جانا ہے۔ پہلا وہ یہ ہے۔ میں وزیر تعلیم کی جانب سے مادری زبانوں کا پرانگری کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر راجح کرنے کا مسودہ قانون مصودہ قانون نمبر 3 (مصطفیٰ قانون نمبر 3 مصودہ 2014ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان کی مادری زبانوں کا پرانگری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر راجح کرنے کا مسودہ قانون مصودہ 2014ء (مصطفیٰ قانون نمبر 3 مصودہ 2014ء) پیش ہوا۔

اگلی تحریک پیش کریں۔ وزیر تعلیم صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پرنسپیلوں و اطلاعات: میں وزیر تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کی مادری زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصادرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصادرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان کی مادری زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصادرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصادرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے؟۔ بلوچستان کی مادری زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصادرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصادرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔ جی قرارداد نمبر 18 شیخ جعفر خان مندوخیل کی ہے۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب موجود نہیں ہیں۔ لہذا قرارداد نمبر 18 پیش نہیں ہوئی۔ جی قرارداد نمبر 19 پر آجائیں۔ سردار مصطفیٰ خان ترین صوبائی وزیر، عبدالجید خان اچھزئی صاحب، منظور احمد کاکڑ صاحب، نصر اللہ زیرے صاحب، آغا سید لیاقت علی صاحب، سید محمد رضا آغا، عبدالمالک کاکڑ صاحب، مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل اور مفتق گلاب خان، ارکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 19 پیش کریں۔

آغا سید لیاقت علی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مشترکہ قرارداد نمبر 19۔ ہرگاہ کہ معزز ارکین قومی اسٹبلی و سینٹر صاحبان کو عرصہ پانچ سال کیلئے بلیو (Blue) پاسپورٹ جاری کیا جاتا ہے جبکہ صوبائی اسمبلی کے ارکین مذکورہ سہولت سے محروم ہیں۔ جبکہ عوامی نمائندگان کی حیثیت سے انکا بنیادی حق ہے تاکہ میں الاقوامی دوروں کیلئے ویزوں کے اجراء میں آسانی ہو۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ارکین کو بھی blue passport issue کیا جاتا ہے صوبائی اسمبلی کے ممبران جاری کیا جائے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 19 پیش ہوئی۔ آپ میں سے کوئی اس پر دلیل اور دلائل دیں۔

آغا سید لیاقت علی: جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ اس ملک میں ایک رواج تھا یا رائج تھا یا قانون تھا کہ تمام قومی اسٹبلی اور سینٹرز کو blue passport جو ہے وہ issue کیا جاتا ہے صوبائی اسمبلی کے ممبران

گذشتہ دس سال سے بلوچستان میں پونکہ تمام کے تمام ممبران جتنے بھی تھے وہ سارے منشز تھے اسلئے انکو یہ ضرورت پیش نہیں آتی تھی اور وہ منشز کی حیثیت سے blue passport حاصل کر لیا کرتے تھے بلکہ کچھ منشزوں نے اسمیں سے دس سال کیلئے یہ پاسپورٹ یہ opportunity avail کی تھی جناب اپنیکر صاحب اس دفعہ اٹھارھویں ترمیم کے آنے کی وجہ سے ہمارے منشز اور مشیر سارے وہ تقریباً کوئی 23-24 کے قریب ہیں چیف منشز کے ساتھ پہنچوں آپ کے جناب اب جو بقايا صوبائی اسمبلی کے ممبران رہ گئے ہیں وہ صوبائی اسمبلی کے ممبران بھی public کے نمائندے ہیں پہلک نے انکو ووٹ دیا ہے پہلک نے ان منتخب کیا ہے ان کا بھی یہ right نہما ہے انہوں نے بھی مختلف کاموں مختلف دوروں پر گوکے وپ اپنے جیب سے یہ اخراجات کر لیں گے انہوں نے جانا ہوتا ہے تو اس کیلئے آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان کے green passport کا value ہے کچھیں، پچھیں دن تک forms ہمیں نہیں ملتے ہیں پھر اسکے بعد جناب مختلف Embassies میں interviews ہوتے ہیں پھر دفعہ وہ کال کرتے ہیں اور سب سے بڑی بدقتی یہ ہے کہ یورپی یونین کو نسل یونائیڈ اسٹیٹس آف امریکہ، یوکے اور کچھ دوسرے ممالک جو ہے وہ direct ہمیں اپنے ایم بی سیوں میں جانے بھی نہیں دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی آپ فیڈ کس کے ذریعے یا کوئی اور ایجنسی جو انہوں نے مقرر کی ہوتی ہے اس کے ذریعے ہم سے رجوع کریں فیڈ کس خود بھی اگر آپ نے شاید آپ کو تجربہ ہو جب ہم وہاں پر جاتے ہیں تو وہ پانچ دن تک تو ہمیں اس کا وہ لین نہیں ملتا ہے اور وہ پیسے ہم پر چارج کئے جاتے ہیں جب ہم انکو contact کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ Line اور پیسے ہم سے چارج ہوتے رہتے ہیں وہ صرف اسلئے کہ اپنے پیسے charge کرنے کیلئے اور منٹ اسکا charges جو وہ پچھیں روپے ہے یہ فیڈ کس کا ہے اور باقی کمپنیوں کا تو محترم میرا اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہم صوبائی اسمبلی ممبران جو ہے ہمیں بھی یہ rights ملتا چاہیے کہ ہمیں blue passport issue کیا جائے تاکہ ہمیں ویزوں میں آسانی رہے اور کم سے کم ہم جس ملک کے بھی دورے جائیں ہمیں وہاں پر ایک political treatment مل جائے تو جناب میری آپ سے یہ گزارش ہے آپ سینٹ میں رہے ہیں آپ وزیر اعلیٰ بلوچستان بھی رہے ہیں آپ اپنیکر بلوچستان اسمبلی بھی ہیں آپ کو یہ تجربہ بڑا اچھا ہے کہ آپ مہربانی کر کے گورنمنٹ کو یہ کہیں صوبائی حکومت کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ سے یہ مسئلہ اٹھائیں اور تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو blue passport کو issue کیا جائے تاکہ ہمیں اپنے علاج کے سلسلے میں ہمیں اپنے دوسرے کامبوں کے سلسلے میں کوئی وقت نہ ہو اور ہمیں ویزے صحیح طریقے مل سکیں، بڑی مہربانی جناب۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی، اچھا ایک میں تھوڑی سی اس سے پہلے کہ مولانا موسیٰ خیل صاحب کے حوالے Floor کروں بڑا لچسپ چیز ہوئی ہم Senate میں Blue Passports کیلئے اور مراعات کیلئے V.I.P. Lounges کیلئے وہ card کیلئے وہ Bill پیش کیا تو احمد علی صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین تھے سینٹرائیم کیوایم کے جلدی سے انہوں نے اپنا کرالیا مطلب Senators کا انکو اپنی گھروالی یا سپاویسز کا کرانا بھول گیا تو وہاں بھی Senate میں نیشنل اسمبلی میں جو مرد ہیں female Senator یا جو ہیں سینٹر وہ خود اپنا کر سکتی ہے اپنے میاں کا Blue Passports نہیں بن سکتی اور اس میں علاج و معافی کیلئے وہ بھول گئے تو میں نے احمد علی صاحب کو کہا آپ اپنی گھروالی کو وقت سے بھیجننا چاہتی ہے اللہ کے پاس تو بتادیا ہوتا یہ آپ کیوں بھول گئے کہتا ہے بس جلدی میں ہو گیا یہ ہو گیا یہی پاس ہے تو اب بھی جو کارروائی کریں گے چوہدری نثارخی ہے یا نہیں وہ زیارت وال ہی مجھے بتاسکتے ہیں یہ بڑے طریقے سے اسکو approach کرنا پڑیگا لیکن ہر Parliamentarian کا حق ہے ہمارے یورکریسی کو یہ ذہن نشین کرنا پڑیگا کہ 1174 ٹول لوگ ہیں پارلیمنٹ مردوخواتین انکو Blue Passports ملنا چاہیے یہ عزت ہے مقام ہے پارلیمنٹ Parliamentarian کا اگر یہ system، system، Parliamentary system آگیا وہ دور چلا گیا کہ لائنون کھڑا کرتے تھے وہ بھی Parliamentarian کی عزت آپ نے اور میں نے بنانی ہے یہ تھوڑا واقعہ آپ میں نے بتایا اور عزت ہم نے بنانی ہے، موسیٰ خیل صاحب آپ تقریر کریں کیونکہ آپ نے نام دیا ہوا ہے، نہیں کریں گے آپ نہیں آپ easy بن سکتے ہیں ناجن کا نام ہے پہلے وہ بن سکتے ہیں عبدالمالک صاحب۔

حاجی عبدالمالک کا کڑ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، جناب اسپیکر صاحب آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بولنے کا موقعہ دیا سوال یہ کرتا ہوں کہ کیا بلوچستان کے نمائندے یہ حق نہیں رکھتے ہیں کہ ان کو Blue Passports جاری کی جائے بلوچستانیوں کے ساتھ یہ سوتیلی ماں کی جیسا سلوک ہمارے ساتھ 65 سالوں سے ہو رہا ہے میں صوبائی حکومت سے بھرپور اپیل کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو پابند کریں کہ ہمارے نمائندوں کو Blue Passports جاری کریں اور عمل کی پابند رہے آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اللہ پاک ہمارے اور آپ کا تعاون حاصل ہو، خدا حافظ۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: وہ نہیں بس کام کی بات ہے نا یہ آپ کی مفاد کی بات ہے اسکو درگز رکیا کریں سارے House کی مفاد کی بات ہے، جی یہ عبدالمالک کا کڑ نے کہا محرکیں میں سے کوئی اور بات کرنا چاہے گا،

زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! بہت شکریہ۔ یہ جو مشترکہ قرارداد لائی گئی ہے یقیناً اہمیت کا حامل اسلئے ہے کہ عوامی نمائندے، عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ جو ان سے ووٹ لیکر یہاں پہنچ پاتے ہیں۔ لیکن بدقتی سے اس طرح کا اُسے عزت اور وقار نہیں دیا جاتا جس طرح انکا حق ہے۔ ابھی آپنے خود فرمایا کہ ایک اسٹینوگرافر، میں کہونگا کہ ہمارے صوبائی اسمبلی کے ایک لکر کی تجوہ ایک منتخب نمائندے سے زیادہ ہے۔ میں یہ بھی کہونگا کہ ایک جنیز اسکول ٹیچر کی تجوہ بھی صوبائی اسمبلی کے ممبر سے زیادہ ہے۔ تو اس سے آپ بخوبی لگاسکتے ہیں کہ ممبران کی کس حد تک عزت و تکریم کی جاتی ہے۔ جناب والا! جس طرح آغا صاحب نے کہا کہ جو green passport ہے اسکی حیثیت بعض دفعہ ہمارے بہت سارے لوگوں کو مختلف airports پر بہت بے عزتی کے ساتھ ان سے جو ہے نا راویہ رکھا جاتا ہے تو یقیناً اگر حکومت وفاقی حکومت یا وزارت داخلہ ہمارے اس قرارداد کو فوری طور پر اس عمل کریں تو یقیناً ایک بہتر عمل ہو گا۔ آئمیں ناں صرف یہ کہ ہمارے صوبے کے عوام کے اس منتخب اسمبلی کے ممبران کی عزت بڑھ جائیگی۔ اور جس طرح آپ نے کہا کہ اس میں یہ ترمیم بھی کی جائے کہ آئمیں جو ممبران اسمبلی کے close relatives ہیں، family members ہیں۔

جناب اسپیکر: گھروالی، گھروالی کو اجازت ہو۔ اور خاتون ہے تو انکے میاں کو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جی ہاں اسکو بھی آئمیں شامل کیا جائے اس ترمیم کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: spouse کا لفظ آتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! میں پرسوں گیا تھا پاسپورٹ آفس، وہاں میں ایک ایم پی اے کی حیثیت سے گیا بھی۔ لیکن اسکے باوجود میں نے دو تین گھنٹے گزارے۔ عام لوگوں کا بیچاروں کا تو حال ہو گا کس طرح انکے ساتھ رویہ رکھا جاتا ہے کس طرح وہاں لوٹ مار کا بازار گرم ہے پاسپورٹ آفس میں اور اسکے ساتھ نادر آفس میں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پاسپورٹ آفس والے اپنا رویہ درست رکھیں۔ رشوت کا جو بازار انہوں نے گرم کیا ہے، جو پسیہ بٹورنے کا انہوں نے وہاں پر طریقہ اپنایا ہے۔ اس طریقے سے باز آ جائیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان قرارداد متفقہ طور پر منظور کریں، thank you very much

جناب اسپیکر: آئمیں ایک چیز آپ سے miss ہو گئی ہے۔ احمد علی صاحب سے تو اپنی گھروالی بھول گئی تھی آئمیں پانچ سال کا نہ کہیں۔ ایک M.P.A، یعنی ایک Parliamentarian جب آتا ہے وہ House

کا Member بنتا ہے۔ تو اسکا اور اسکے گھروالی کا تاحیات blue passport بننا چاہیے۔ یہ آپ ڈالیں۔ اسکو تجوڑا amend کر لیں۔ پھر اس شکل میں لے آئیں، جیسا میں بی بی آپ اس سلسلے میں کوئی amendment بتانا چاہتی ہے۔

محترمہ یامین بی بی لہڑی: میں اسی سلسلے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ جیسے کہ میرے معزز اراکین نے already اس پر روشنی ڈالی ہے جو بھی ممبران ہیں، ظاہر ہے وہ نمائندے ہیں اور انکا اتحاق بنتا ہے۔ میں تو صحیتی ہوں کہ مطلب اسکیں یہ amendment لائی جائی کہ میڈیکل کی facility بھی۔ ناں صرف blue passport بلکہ میڈیکل کی facility جو ہے وہ ممبران کو صرف اُس وقت تک نہیں جب تک وہ for ever ہے وہ ملیں وہ زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر: husband and wife دونوں کو۔

محترمہ یامین بی بی لہڑی: جی جی، یہاں اسیں amend کر لیں اس قرارداد میں۔

جناب اسپیکر: یہ please اگر اسکو دوبارہ amend کر کے لے آئیں آپ ہفتے کو۔ تاحیات پاسپورٹ اور دونوں کا spouse کا مطلب ہے خاتون ہے تو انکا میاں۔ اور اگر مرد ہے تو انکی گھروالی۔ یہ دونوں کا کرایں۔ اور میڈیکل بھی لے آئیں۔ جس نے شادی نہیں کی، وہ اُمید سے رہیں۔ نہیں بس نام نہ لیں کسی کا۔ میں ایک جملے میں جو کہنا تھا کہہ دیا۔

محترمہ یامین بی بی لہڑی: جی اور جنہوں نے تین چار کی ہیں وہ؟۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میری اسکیں گزارش ہے۔ ایک واقعہ سناتا ہوں آپکو sir۔

جناب اسپیکر: اس کو pass کر لیں۔ اس تحریک کو ہفتے کیلئے مؤخر کرتے ہیں کہ اسکو amend کر کے لے آئیں please میں نے یہی تو کہا بی تاحیات اللہ آپ کو بڑی زندگی دے تاحیات میں نے اسلئے تو کہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اگر کسی صاحب نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں، اسکا کیا بنے گا؟

جناب اسپیکر: بالکل اسکا بھی حق بنتا ہے اسلام میں کہتا ہے برابری کی بندیاں پر تین گھروالیاں ہیں تو تینوں کا blue passport بننا چاہیے۔ اور میں سلام کروں گا اس شخص کو جو سب کا کھٹے بنالیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: تین والاتوں میں کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہاں وہ سردار کھیتر ان نمبر 1 ہمارا case study ہونگے۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: تین والاتو میں کھڑا ہوں میں کہا باتی بھی میدان میں آجائیں کوئی ہے تو سراس میں میری suggestion یہ پچھلے دنوں میں جارہا تھا سعودی عرب تو کراچی ائیر پورٹ پر اسلام آباد کی ایک خاتون آئی اُس نے لال پاسپورٹ پکڑا ہوا تھا۔

جناب اسپیکر: diplomatic

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: diplomatic تھی پاکستانی جیسے وہ رویڑیوں کی بجا تو انہوں نے جو ہے ناں پچھلے دور میں دی تو میں کھڑا ہوں میرے ساتھ میری wife بھی تھی پچھلے بھی تھے تو وہ آئی بلتی جلتی ہم سب کو cross کیا اور attend کرنے لگا اُسکو immigration والا۔

جناب اسپیکر: اسی قسم کے لوگ لے سکتے ہیں diplomatic کا پاسپورٹ۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: تو میں نے اُسکو کہا کہ میں باری پر ہوں کہا گیا جی یہ لال پاسپورٹ ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہماری عزت یہ ہے میری اسمیں suggestion یہ ہے کہ جو بھی Parliamentarian کیلئے کوئی علیحدہ colour کا بجائے blue blue تو بہت سارے Secretaries کو بھی جاری ہوتے ہیں دوسروں کو بھی جاری ہوتے ہیں کسی اور colour کا پاسپورٹ مطلب جیسے Life Membership ہوتی ہے اُس type کا تاکہ آپ کسی ملک میں بھی جائیں تو وہاں پر آپ recognized ہوں کہ آپ Parliament میں ہیں یا رہے ہیں۔ اور spouse suggestion یہ ہے کہ اگر اسمیں آپ add کرنا چاہیں تو میں طارق صاحب سے discuss کیا ہے ہماری suggestion یہ ہے کہ ایک علیحدہ colour کا اُسکا جو بھی سلسلہ ہو yellow ہو۔

جناب اسپیکر: جی رنگ کوئی اور آپ اپنی طرف سے suggestion دے دیں وہ ہم انکو مطلع کریں گے ناں۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: میں پورے ایوان کو گزارش کر رہا ہوں کہ اگر بجائے blue کے، کوئی اور something کا ساتھ سو colour جو بھی ہمارے Parliamentarians ہیں، انکو اگر یہ جاری ہوں۔

جناب اسپیکر: 1174 ہیں سارے پاکستان میں، سینٹر، ایم این ایز، ایم پی ایز۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان: علیحدہ recognition ہو جائیگی وہ blue پاسپورٹ میں تو سیکرٹری

صاحب بھی ہیں۔

جناب اسپیکر: خیر ہے لیکن وہ official تو اس پر کھا ہوتا ہے نا شکر کرو کچھ تو ملے بھئی۔

سردار عبدالرحمن کھیتان: اگر چوہری صاحب کا mood ہوا تو۔

جناب اسپیکر: ہاں! چوہری کے mood پر ہے وہ زیارت وال صاحب کو پہلے ہم بھیجیں گے جب غصہ کا

time ہے زیارت وال صاحب کو بھیجیں گے جب نہی خوشی کا time ہے تو پھر کسی اور کو بھیجیں گے۔

نوابزادہ طارق گسی: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی نوابزادہ طارق صاحب۔

نوابزادہ طارق گسی: جناب اسپیکر! اسیں یہ ہے کہ جو retired Senators ہیں انکو یہ facility ہے،

اپنا passport official کا۔ Once they retired, they get all the benefits۔

They may use all the Rest Houses and Airport Lounges. All plus بھی حاصل ہیں۔ medical facilities Circuit Houses in Pakistan.

official passport کا ہے۔ تو یہ ہی اپنا طریقہ باقی بھی Parliamentarians کیلئے ہوں۔

جناب اسپیکر: میں وہی، یہی suggest یہی کر رہا ہوں انکو کو اکو اپنے spouses کا بھی لانا پڑیگا،

میڈیم کل کا بھی لانا پڑیگا اور تاحیات یہ پانچ سال والا کاٹ دیں وہ آپکا right بن جائے "تاحیات" جیسے میڈیم

حسن بانو کہہ رہی تھی پانچ سال میں نے کہا نہیں میڈیم انشاء اللہ تاحیات آپ کو اللہ زندگی دے تاحیات ضرور بنائیں

تو یہ آپ کر لیں پھر۔ جی زیارت وال صاحب! اسکو میرے خیال re-phrase کر کے saturday کو لے آئیں۔

جناب عبدالرحمیم زیارت وال (وزیر قانون و پارلیمانی امور، پرنسپیلوشن و اطلاعات): شکریہ جناب اسپیکر

صاحب یہ تو ایک معنی میں آپ نے روئنگ بھی دی ہے اور دوست ایسے ہی اٹھ کے میرے خیال میں دھیان کہیں

اور رہتا ہے اور ایک ایک question دو دو تین تین مرتبہ پوچھا جاتا ہے میری ایوان سے گزارش یہ ہے sir

آپکی توسط سے کہ یہاں سے جب اجلاس ختم ہو، وزیر اعلیٰ صاحب کی Chamber میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پرنسپیلوشن و اطلاعات: وہاں سے پھر وزیر اعلیٰ آرہے ہیں اور یہ جو دھرنا ہے

اور یہ جو ہمارے شہر کے لوگ جو کل شہید ہوئے ہیں تو وہاں جانا چاہ رہے ہیں اسپتال میں بھی، سی ایم ایچ بھی۔

اور وہاں پر بھی تو دوستوں سے request ہے کہ وہاں بیٹھیں گے وہاں سے پھر کوئی تشكیلات کریں گے۔ ایک ایک، دو دو آدمی ہر پارٹی سے ہوں۔ اور چلے جائیں گے انکے دہاں جو بیمار ہیں اُنکی مزاج پُرسی کریں گے۔ اسکے بعد جو ڈھرنا ہے اُسکے پاس چلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: ہاں face تو کرنا ہے جو بھی حالات ہیں، جی بالکل، سارے House کی parties کی جو ہیں ان میں نمائندگی ہو جائیں تو بہتر ہو گا تو وزیر اعلیٰ صاحب آجائیں گے تھوڑی دیر میں انشاء اللہ، تو قرارداد نمبر 19 کو تم مُؤخر کرتے ہیں ہفتے کی صبح کیلئے اُسکو ذرا amend کر کے لے آئیں محرکین۔ اسیں یہ چیزیں add کر دیں، اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 25 جنوری بوقت گیارہ بجے صبح کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس 4 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔